# ''یاد ہم تم کو، شہیدانِ نبی کرتے ہیں''

سید محمد کفیل شاہ بخاری

قیامِ پاکستان کے فوراً بعد مرزائیوں نے ایک گھناؤنا خواب دیکھا تھا کہ ''پاکستان مرزائی اسٹیٹ بن جائے۔'' اس گروہِ خبیث نے اپنے خواب کی تکمیل کے لیے بلوچستان کو خاص طور پر اپنی سازشوں کا مرکز بنایا اور مرزائی وزیر خارجہ آنجہانی سر ظفر اللہ ان سازشوں کا پشتیبان تھا۔ مجلس احرار اسلام جو ۱۹۳۰ء کی تحریک آزادیٔ کشمیر اور ۱۹۳۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت (قادیان) سے ان کے تعاقب میں ایک جہدِ مسلسل میں مصروف تھی، نے اس موقع پر اپنا دینی و قومی فریضہ سرانجام دیا۔ بانیٔ احرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر تمام اکابرِ احرار نے ۱۹۵۳ء میں پاکستان کی تمام دینی و سیاسی جماعتوں کو جمع کر کے اس خطرے سے آگاہ کیا اور آل پارٹیز مجلس عمل قائم کر کے ''تحریک تحفظ ختم نبوت'' برپا کر دی۔ خواجہ ناظم الدین اور دولتانہ نے تحریک کو کچلنے کی بھرپور کوشش کی اور منہ کی کھائی۔ حتیٰ کہ ڈائر شاہی جنرل اعظم خان نے مارشل لاء لگا کر دس ہزار فدائین ختم نبوت کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اور پھر بعد میں بدنام زمانہ جسٹس منیر نے انکوائری کمیشن میں قادیانیت نوازی کی رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ مگر...... تحریک زندہ رہی، اس کو کچلنے والے اور کسی بھی انداز میں اس کی مخالفت کرنے والے تاریخ کا ذلیل ترین کردار بن گئے۔ ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ، ۱۹۷۶ء میں چناب نگر (ربوہ) میں مسلمانوں کی پہلی مسجد، جامع مسجد احرار کا قیام، ۱۹۸۴ء میں امتناعِ قادیانیت کا آرڈیننس کا اجراء، پاکستان سے مرزا طاہر کا فرار اور حال ہی میں تمام دینی و سیاسی جماعتوں پر مشتمل متحدہ تحفظ ختم نبوت رابطہ کمیٹی کا قیام، یہ سب فتوحات انہی شہداءِ ختم نبوت کی بے مثال قربانیوں اور خونِ بے گناہی کا ثمر ہے۔

مارچ ۱۹۵۳ء کے اس حسین منظر پر آج بھی تاریخ شاہد عدل ہے۔ جب شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے آبروئے ختم نبوت پر دیوانہ وار قربان ہو رہے تھے۔ فدائین ختم نبوت علم احرار تھامے رزمگاہِ حق و باطل میں کشاں کشاں چلے آ رہے تھے۔ اس وقت کے مسلم لیگی حکمرانوں نے ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظوں پر مارشل لاء کا پہرہ بٹھا دیا۔ اور اپنے تئیں یہ سمجھ لیا کہ اس صدائے حق کو وہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں گے۔ پھر جب دیوانگانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میدان میں اُترے تو ظالم اور فاسق و فاجر حکمرانوں کے گماشتوں کی بزدل ٹیم رائفلوں سے مسلح ہو کر عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ظالموں کی طرح ٹوٹ پڑی۔ اس جذبۂ صادقہ کو فنا کرنے کے لیے ظالموں نے جی بھر کے گولیاں چلائیں لیکن یہ دیوانے؟

سینہ تان کے کہتے تھے، گولی آئے سینے پر

دس ہزار عشاقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نام نہاد مسلمانوں کی گولیوں سے خون میں نہا گئے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی شاہراہیں ان کے خون سے سرخ ہو گئیں۔ اس مقدس اور متحرک خون سے یہ رستا خیز صدا آ رہی تھی۔

آبروئے ختم نبوت کے محافظوں نے حق پرستی، جاں بازی و جاں نثاری اور سرفروشی کے ایسے انمٹ نقوش صفحۂ ہستی پر ثبت کیے کہ قتل گاہوں کو پسینہ آ گیا۔ ان کی استقامت و جواں مردی کے سامنے پہاڑوں کے دل چھوٹ گئے۔ حق چھا گیا اور باطل بھاگ کھڑا۔ اے حق کے پاسدارو، اے صدق و صفا کے پیکرو، اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وفاداری کے علمبردارو، اے شہیدانِ باوفا، اے ناموسِ رسالت پر مر مٹنے والو! ہمارا تم کو سلام پہنچے۔

حرم کی عزت پہ کٹنے والوں کے نقشِ پا کو سلام پہنچے

تمہارے ایثار اور قربانی نے ہمیں ایک نیا ولولہ دیا اور ہمارے ایمانوں کو جلا بخشی۔ اے وفا کیشانِ ختم نبوت ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ جب تک احرار زندہ ہیں، تمہاری جلائی ہوئی شمع کو روشن رکھیں گے۔ ربِ ذوالجلال کی قسم، ہم ردائے ختم نبوت کو داغدار نہ ہونے دیں گے۔ سارقانِ نبوت کا جینا دوبھر کر دیں گے۔ ہم اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک تمہارے مقدس مشن کی تکمیل نہ کر لیں۔

اے سرفروشانِ ختم نبوت تم پر ہزاروں سلام، سلام تم پر لاکھوں سلام! جہاں تم ہو حیاتِ جاوداں تقسیم ہوتی ہے

☆☆☆